صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 12 جون 2010 بمطابق 28 جمادی الثانی 1431ہجری شام چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ وَّ لَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِیۡمِ O وَ لَنۡ تَرۡضٰی عَنۡکَ الۡیَہُوۡدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الۡہُدٰی ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَہۡوَآءَہُمۡ بَعۡدَ الَّذِیۡ جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ۔

(ترجمہ): (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی۔ اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی خدا) کے آ جانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تم کو (عذاب) خدا سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مدد گار۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: جذاکم اللہ۔ایک معزز رکن، مولوی عبیداللہ صاحب کی طرف سے رخصت کی درخواست آئی ہے 11 جون تا 15 جون 2010 کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسند نشینوں کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen', in pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:-

1. Mr. Ghani Dad Khan;
2. Mr. Muhammad Zamin Khan;
3. Mr. Israrullah Khan Gandapur; and
4. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions'. In pursuance of rule 116 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, the Honourable Deputy Speaker:-

1. Mr. Saqibullah Khan Chamkani;
2. Mr. Muhammad Zamin Khan;
3. Syed Qalb-e-Hassan;
4. Sardar Shamoonyar Khan;
5. Malik Qasim Khan Khattak; and
6. Ms Munawar Sultana Bibi.

سالانہ بجٹ برائے سال 2010-11

Mr. Speaker: Now, the Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Annual Budget for the year, 2010-2011. The Honourable Minister for Finance, please.

(تالیاں)

<u>جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ)</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان میں عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی مخلوط حکومت کا تیسرا اور صوبہ خیبر پختونخوا کا پہلا بجٹ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

(تالیاں)

میں اللہ تعالیٰ کا مشکور اور عوام کا ممنون ہوتے ہوئے انتہائی عاجزی اور مسرت کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کا پہلا بجٹ سابقہ صوبہ سرحد کے آخری بجٹ سے تقریباً چالیس فیصد زیادہ ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! جہاں ایک طرف عوام مصائب و آلام کے سامنے ثابت قدم رہے تو دوسری طرف ہماری سیاسی قیادت کی بصیرت اور جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کی قیادت میں صوبائی کابینہ کی انتھک محنت کے طفیل ہم دہشتگردی کی کمر توڑنے میں کامیاب ہوئے۔

(تالیاں)

اس کامیابی میں ہم صدر پاکستان، جناب آصف علی زرداری صاحب، وزیر اعظم پاکستان، سید یوسف رضا گیلانی صاحب، عوامی نیشنل پارٹی کے رہبر، جناب اسفندیار ولی خان صاحب اور افواج پاکستان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

(تالیاں)

موجودہ مالی سال قومی تاریخ میں عہد ساز فیصلوں کا سال تھا، جہاں ایک طرف ہمارے مرکزی اور صوبائی قائدین کی مدبرانہ قیادت کے طفیل اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے صوبائی خود مختاری ملی تو دوسری طرف نیشنل فنانس کمیشن کے متفقہ ایوارڈ کا اعلان ہوا اور عرصہ دراز سے زیر التوا بجلی کے خالص منافع کا مسئلہ بھی ثالثی کونسل کے فیصلے کے مطابق جزوی طور پر حل ہوا۔

حالیہ بجٹ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اسے بجٹ Budget Strategy Papers کی گائیڈ لائنز کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ اس نئی حکمت عملی کے مطابق بجٹ حکومتی پالیسی پر عملدرآمد کرانے کا ایک مؤثر ذریعہ بنے گا۔ Service Delivery سے متعلق محکموں کو حکومتی ترجیحات کے مطابق وسائل مہیا کیے جائیں گے جن کے ذریعے وہ اپنے مطلوبہ اہداف حاصل کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! بجٹ سے قبل ایک Consultative Seminar منعقد کیا گیا جس میں تمام Stakeholders بشمول عوامی نمائندگان، کاروباری طبقہ، دانشور اور سول سوسائٹی کے نمائندوں اور دیگر متعلقہ حلقوں کو جمع کر کے ان سے تجاویز لی گئیں جنہیں بجٹ تجاویز کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اسکا مقصد بجٹ کو Participatory، Predictable اور Accountable بنانا تھا، جس میں جناب سپیکر، آپ بذات خود بمعہ وزراء اور اراکین اسمبلی تشریف لائے تھے اور ہمیں اپنے خیالات سے مستفید کیا تھا۔

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ مناسب ہوگا کہ موجودہ مالی سال کے Revised estimates کو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا جائے۔ مالی سال 2009-10 کے بجٹ میں کل وصولیات کا تخمینہ 113.7 بلین روپے تھا، جسکی تفصیل کچھ یوں ہے:

- مرکزی ٹیکسوں میں صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ 67.8 بلین روپے سے کم ہو کر 67.6 بلین روپے رہ گیا;
- جنرل سیلز ٹیکس میں صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ 7.9 بلین روپے سے بڑھ کر 8.4 بلین روپے ہو گیا;
- سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس کا تخمینہ 2.1 بلین روپے سے کم ہو کر 800 ملین روپے رہ گیا;
- این ایف سی کے تحت خصوصی گرانٹ 14.8 بلین روپے سے بڑھ کر 15,2 بلین روپے ہو گئی;
- اسکے علاوہ صوبے کو وفاقی حکومت کی جانب سے IDPs کیلئے گرانٹ اور دیگر خصوصی گرانٹس کی مد میں 11.5 بلین روپے وصول ہوئے;
- تیل اور گیس کی رائلٹی، گیس ڈیویلپمنٹ سر چارج اور ایکسائز ڈیوٹی 7.5 بلین روپے سے کم ہو کر 6.4 بلین روپے رہ گئے;
- صوبے کے اپنے وسائل سے آمدن 7.5 بلین روپے سے کم ہو کر 7.4 بلین روپے رہ گئی;
- پن بجلی کا خالص منافع 6 بلین روپے رہا تاہم بقایا جات میں سے 10 بلین روپے صوبائی حکومت کو وصول ہوئے;
- اسی طرح وصولیات 113.7 بلین روپے سے بڑھ کر 133.4 بلین روپے رہے۔

جناب سپیکر! اس کے مقابلے میں اخراجات جاریہ کا بجٹ تخمینہ 80 بلین روپے تھا جو کہ Revised Estimates میں 109 بلین روپے تک پہنچ گیا۔ وفاقی حکومت کی جانب سے PDMA

کیلئے 3.3 بلین روپے کی خصوصی گرانٹ، ضلعی حکومتوں کو تنخواہوں کی ادائیگی اور دیگر اخراجات پورے کرنے کیلئے 4 بلین روپے کی اضافی رقم، پولیس میں سترہ ہزار سے زائد نئی آسامیوں کیلئے تقریباً 1.2 بلین روپے کی فراہمی اور بم دھماکوں کے متاثرین کی امداد کیلئے وفاقی حکومت کی طرف سے 229.8 ملین روپے شامل ہیں۔

ناگہانی آفات سے نمٹنے کیلئے گزشتہ سالوں میں خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی، اسلئے صوبائی حکومت نے 367.4 ملین روپے کی لاگت سے ریسکو 1122 کے نام سے پشاور میں ایمرجنسی سروس کی بنیاد رکھی۔ اس مقصد کیلئے تقریباً پانچ سو افراد کو خالصتاً میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ پہلے بیچ کی ٹریننگ حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کی گئی جس کیلئے ہم وزیراعلیٰ پنجاب کے مشکور ہیں۔ یہ سروس اس سال ستمبر تک پشاور میں مکمل طور پر فعال ہو جائے گی۔ موجودہ حکومت اس طرح کے ادارے مرحلہ وار صوبے کے دیگر شہروں میں بھی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اب میں PDMA اور PaRRSA کے زیر انتظام اقدامات کا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! حکومت اب تک 3.2 بلین روپے ریلیف پر خرچ کر چکی ہے اور آئندہ مالی سال میں مزید 2.9 بلین روپے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسکے علاوہ حکومت نے تقریباً 1.8 بلین روپے دہشتگردی اور قدرتی آفات کے متاثرین کو ادا کیے۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے ملاکنڈ ڈویژن کے طلباء و طالبات کی ایک سال کی ٹیوشن بھی معاف کی گئی۔

حکومت خیبر پختونخوا نے ورلڈ بینک اور ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے ملاکنڈ ڈویژن میں نقصانات کے ازالے کیلئے Damage Need Assessment رپورٹ تیار کی جسکی سفارشات پر عملدرآمد کیلئے 86 بلین روپے درکار ہیں جبکہ ملاکنڈ ڈویژن کے علاوہ صوبے کے دیگر اضلاع میں ہونے والے نقصانات کا تخمینہ بھی لگایا جائیگا۔ یہ رقم وفاقی حکومت فراہم کرے گی، اس رقم میں سے صوبائی حکومت کو 2 بلین روپے موصول ہو چکے ہیں جن سے اگلے ہفتے سوات میں تباہ شدہ مکانات کے متاثرین کو ادائیگیاں شروع ہو جائیں گی۔ اگلے مالی سال کے دوران متاثرین ملاکنڈ کی بحالی کے پروگرام کیلئے وفاقی حکومت سے 22 بلین روپے متوقع ہیں۔

جناب سپیکر! ملاکنڈ ڈویژن میں نظام عدل کے مکمل نفاذ کی جانب عملی قدم کے طور پر وہاں تئیس نئے سب ڈویژن قائم کیے گئے جن پر 272 ملین روپے خرچ ہوئے۔ آئندہ مالی سال میں دارالقضاء کے

قیام کیلئے تقریباً10 ملین روپے مختص ہیں، دار القضاء کیلئے بتیس اور عدلیہ کے دیگر دفاتر میں اڑتالیس نئی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔

دہشتگردی کی وجہ نقصانات کے اثرات کو زائل کرنے کیلئے وفاقی حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا میں معاشی اور صنعتی بحالی کیلئے ایک جامع پیکج تیار کیا جس کیلئے ہم وزیر اعظم پاکستان، جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے بذات خود پشاور تشریف لاکر متاثرہ علاقوں کیلئے اس پیکج کا اعلان کیا۔

جناب سپیکر! اب میں آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مالی سال 11-2010 میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل وسائل کا تخمینہ 294.2 بلین روپے ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بھی 294.2 بلین روپے ہے، اس طرح یہ بجٹ ایک متوازن بجٹ ہے جسکی وصولیات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- مرکزی ٹیکسوں میں سے خیبر پختونخوا کو 123.4 بلین روپے وصول ہونگے؛
- تیل اور گیس کی رائلٹی کی مد میں 9.4 بلین روپے کی آمدن متوقع ہے؛
- بجلی کے خالص منافع کی مد میں 6 بلین روپے وصول ہوں گے۔ اسکے علاوہ بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات میں سے 25 بلین روپے جولائی 2010 میں ملنے کی توقع ہے؛
- دہشتگردی کے خلاف جنگ کیلئے 15.2 بلین روپے کی خصوصی گرانٹ متوقع ہے؛
- صوبے کو اپنے محاصل کی مد میں 7.2 بلین روپے کی آمدن متوقع ہے۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ آئندہ مالی سال میں صوبے کو پہلی مرتبہ اپنے قائم کردہ پن بجلی کے منصوبے ملاکنڈIII سے 842 ملین روپے کی آمدن بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں پیہور اور شیشی پن بجلی منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جو مستقبل میں خاطر خواہ آمدن کا ذریعہ بنیں گے؛
- سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس کی مد میں 12.3 بلین روپے کی آمدن متوقع ہے؛
- جنرل کیپیٹل آمدن کی مد میں 400 ملین روپے متوقع ہیں؛
- بیرونی امداد کی مد میں 9.3 بلین روپے متوقع ہیں؛
- فوڈ ٹریڈنگ کی مد میں 85.9 بلین روپے کی پروویژن ہے؛

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال 11-2010 میں اخراجات کی مد میں بجٹ کا تخمینہ 294.2 بلین روپے لگایا گیا ہے جس میں 127.9 بلین روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کیے گئے ہیں جن میں چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل پیش کرتا ہوں:

- صحت اور تعلیم کیلئے صوبائی سطح پر 9.4 بلین روپے؛
- پولیس کیلئے 21 بلین روپے؛
- پنشن کی ادائیگی کیلئے 11 بلین روپے؛
- ضلعوں کو تنخواہوں اور دیگر اخراجات کی مد میں 51.9 بلین روپے؛
- محکمہ ریونیو اینڈ اسٹیٹ کو ریلیف اقدامات کیلئے 150 ملین روپے مہیا کیے جا رہے ہیں؛
- گندم پر سبسڈی کیلئے 2.5 بلین روپے مختص ہیں؛
- دیگر محکموں کی تنخواہوں اور O&M کیلئے 16.6 بلین روپے رکھے گئے ہیں جبکہ 5.9 بلین روپے پبلک اکاؤنٹ کے واجبات اور سرمایہ کاری کیلئے مختص ہیں؛
- قرضوں کی ادائیگی کیلئے 9.6 بلین روپے مختص ہیں؛
- کیپٹل اخراجات کیلئے 11 بلین روپے رکھے گئے ہیں؛
- ترقیاتی اخراجات کیلئے مختص شدہ رقم 60 بلین روپے ہے؛
- بیرونی امداد سے ترقیاتی اخراجات کیلئے مختص شدہ رقم 9.3 بلین روپے ہے؛
- فوڈ ٹریڈنگ کی مد میں 85.9 بلین روپے کی پروویژن ہے۔

جناب سپیکر! اب میں Service Delivery اور ان پر کیے جانے والے اخراجات جاریہ کا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

آئندہ مالی سال کے دوران شعبہ تعلیم 27 ہزار 419 مختلف سکولوں کا انتظام اور معیاری تعلیم دینے کا بندوبست کرے گا۔ نئے سکولوں میں اساتذہ کی 604 نئی آسامیوں کی گنجائش رکھی گی ہے۔ اس شعبے کیلئے 33.1 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو پچھلے مالی سال سے تقریباً 32 فیصد زیادہ ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کی مد میں صوبے کے 147 کالجوں اور لائبریریوں کیلئے اخراجات کا تخمینہ 2.9 بلین روپے ہے جبکہ 162 نئی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔

صحت کیلئے 5.9 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو موجودہ مالی سال سے تقریباً48 فیصد زیادہ ہیں۔ آئندہ مالی سال میں ٹرینی میڈیکل آفیسرز کی 250آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ خیبر گرلز میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل ہونے والی لیڈی ڈاکٹرز کے پہلے بیچ کو ہاؤس جاب کے مواقع فراہم کرنے کیلئے ہاؤس آفیسرز کی پچاس نشستیں پیدا کرنے کی تجویز ہے۔ 1333 نئی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں جن میں سے 523 صوبائی جبکہ 810 ضلعی اداروں کیلئے ہیں۔ اسکے علاوہ خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں Dentistry یونٹ کا قیام اور مردان میڈیکل کمپلیکس کو ضلعی سیٹ اپ سے الگ کرکے بطور ٹیچنگ ہسپتال باچا خان میڈیکل کالج کے ساتھ منسلک کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر، صوبائی اور ضلعی سطح پر M&R کیلئے مالی سال 11-2010 کے بجٹ میں 2 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جس میں 1.5 بلین روپے صوبائی سڑکوں اور پلوں کیلئے جبکہ 500 ملین روپے عمارات کی دیکھ بھال کیلئے مخصوص ہیں۔ یہ رقم موجودہ مالی سال سے 80 فیصد زیادہ ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آئندہ مالی سال میں اضلاع کیلئے بھی اخراجات جاریہ کیلئے فنڈز میں تقریباً86 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

امن وامان کی حالت میں بہتری لانے کیلئے اپنے محدود وسائل میں سے ایک خطیر رقم خرچ کرنا ایک ناگزیر ضرورت تھی۔ اس صورتحال کو مزید بہتر بنانے کیلئے آئندہ مالی سال کیلئے اخراجات کا تخمینہ 21 بلین روپے ہے جو موجودہ مالی سال سے 117 فیصد زیادہ ہے۔ رواں سال میں 17078 آسامیوں کی گنجائش نکالی گئی ہے جبکہ آئندہ مالی سال میں 5792 نئی آسامیوں کیلئے رقم مختص کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے ہماری بھرپور مدد کی اور انسداد دہشتگردی کیلئے 7.6 بلین روپے کی گرانٹ دی ہے۔ وہ پولیس اہلکار جو وفاقی گرانٹ سے بھرتی کیے گئے ہیں، انکی تنخواہ اور دیگر اخراجات ایک سال کے بعد صوبے کو خود برداشت کرنے ہونگے جو یقیناً اس صوبے کیلئے ایک بڑا مالیاتی چیلنج ہوگا۔

جناب سپیکر! حکومت خیبر پختونخوا محکمہ خوراک پنجاب اور پاسکو سے 23750 روپے فی ٹن کے حساب سے گندم خرید رہی ہے۔ فلور ملوں کو یہی گندم حکومت پاکستان کے مقرر کردہ ریٹ پر دی جاتی ہے، اسلئے عوام کو مناسب داموں آٹا مہیا کرنے کیلئے سبسڈی دینی پڑتی ہے جس کیلئے آئندہ مالی سال میں 2.5 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

صوبے کی افرادی قوت کو منظم کرنا ہم اپنی اہم ذمہ داری سمجھتے ہیں، اسلئے موجودہ لیبر ڈائریکٹوریٹ کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ موجودہ مالی سال کے دوران محکمہ لیبر کا قیام عمل میں لایا گیا جبکہ آئندہ مالی سال میں اسے مزید مضبوط بنانے کی تجویز ہے۔

معدنیات کے شعبے میں Potential کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے رواں مالی سال کے دوران الگ محکمہ قائم کیا۔ اس سلسلے میں 46 افراد پر مشتمل عملے اور دیگر ضروریات پر 12.6 ملین رپے خرچ کیے گئے جبکہ آئندہ مالی سال میں اس محکمے کے جاری اخراجات کیلئے 164 ملین روپے خرچ کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کی موجودہ حکومت چھوٹے کاشتکاروں کو بیج، کھاد، کھیتی باڑی کے آلات اور دیہی خواتین کو پولٹری، ڈیری، مویشی پالنے اور دستکاری وغیرہ کیلئے آسان شرائط پر قرضے فراہم کرنے کیلئے صوبائی کوآپریٹو بینک اور اسکے ذیلی اداروں کی بحالی کا اعلان کرتی ہے جس کیلئے صوبائی حکومت مرحلہ وار ایک بلین روپے کی خطیر رقم کوآپریٹیو بینک کو فراہم کرے گی۔

محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام پشاور میں ایک ورکشاپ قائم ہے جو معذور افراد کو مصنوعی اعضاء فراہم کرتا ہے جسکی لاگت کا چالیس فیصد حصہ افراد خود برداشت کرتے ہیں۔ موجودہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال سے یہ مصنوعی اعضاء تمام معذور افراد کو مفت فراہم کیے جائیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! وفاقی حکومت کے اعلان کے مطابق یکم جولائی 2010 سے خیبر پختونخوا کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں پچاس فیصد اور ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے پنشن میں پندرہ سے بیس فیصد اضافے کی تجویز ہے۔ (تالیاں) اسی طرح گریڈ 1 تا 16 کے ملازمین کا میڈیکل الاؤنس سو فیصد بڑھانے اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے ملازمین کیلئے بنیادی تنخواہ کے پندرہ فیصد کی شرح سے میڈیکل الاؤنس دینے کی تجویز ہے۔ (تالیاں) تنخواہ، پنشن اور میڈیکل الاؤنس بڑھانے پر آئندہ مالی سال کے دوران مجموعی طور پر تقریباً 22 بلین روپے کی لاگت آئے گی۔ اسکا اطلاق پولیس کی تنخواہوں پر نہیں ہوگا کیونکہ ان میں پہلے ہی اضافہ کیا جاچکا ہے۔

جناب سپیکر! وفاقی کابینہ کے فیصلے کے مطابق وفاقی وزراء کی تنخواہوں میں دو فیصد کمی کی گئی ہے۔ خیبر پختونخوا کی سیاسی قیادت نے عوام کے ساتھ یکجہتی کے اظہار اور ایثار کی علامت کے طور پر کفایت شعاری کی

زریں روایت ڈالنے کا عزم کیا ہے۔ میں اپنے رفقائے کار کی جانب سے انتہائی فخر کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کے صوبائی وزراء جن کی تنخواہ دیگر صوبوں کے وزراء سے پہلے ہی کم ہے اور صرف اٹھارہ ہزار روپے ہے، نے رضاکارانہ طور پر اپنی تنخواہ میں بیس فیصد کمی کا فیصلہ کیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں خیبر پختونخوا کے غریب اور وسائل سے محروم طبقات کو ترقی دینے کیلئے دو بلین روپے سے ایک Endowment Fund کے قیام کی تجویز ہے جسکے تحت اقدامات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

فخر افغان خدائی خدمت گار تحریک کے بانی اور امن و آشتی کے علمبر دار، خان عبدالغفار خان کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے حکومت 'باچاخان خپل روزگار سکیم' کے نام سے ایک بلین روپے کا پروگرام تجویز کر رہی ہے جس سے صوبے کے عوام کو باعزت روزگار ملے گا۔ (تالیاں)

بیروزگاری، غربت اور مہنگائی جیسے مسائل کے حل کیلئے اس پروگرام کے تحت پچیس ہزار سے لیکر ایک لاکھ روپے تک کا بلا سود قرضہ لیا جاسکے گا۔ اس فنڈ کا تیس فیصد حصہ خواتین کیلئے مخصوص ہوگا جس کے اجراء سے معاشی جمود کو توڑنے میں مدد ملے گی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! دختر مشرق، شہید محترمہ بینظیر بھٹو کی غریبوں کیلئے محبت اور جمہوریت کی بحالی کیلئے قربانی کا تمام دنیا اعتراف کرتی ہے۔ آج ہم جس جمہوریت پر نازاں ہیں، یہ محترمہ بینظیر بھٹو کی شہادت کی مرہون منت ہے۔ انکی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے 'بینظیر ہیلتھ سپورٹ پروگرام' کے نام سے ایک جامع پروگرام تجویز کیا جاتا ہے جسکے ذریعے ہیپاٹائٹس سی کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔ مریضوں کے انتخاب، علاج اور سارے عمل کا شفاف اور قابل احتساب ریکارڈ رکھنے کا کام ضلعی سطح پر ہوگا۔ اس پروگرام کیلئے ابتدائی طور پر 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

فنی تعلیم کے میدان میں مواقع کی کمی اور غربت بڑی رکاوٹیں ہیں۔ صوبائی حکومت ایک ہزار ہونہار طلباء و طالبات کو Centres of Excellence سے ایسی Technologies میں تربیت دلوائے گی جنکی مارکیٹ میں ڈیمانڈ ہو۔ طلباء اور طالبات کا انتخاب شفاف طریقے سے کیا جائے گا اور تمام علاقوں کی نمائندگی یقینی بنائی جائے گی۔ ایک سالہ تربیت کے اس منصوبے پر 300 ملین روپے لاگت کا تخمینہ ہے۔

جناب سپیکر! کال سینٹرز اور انفامیشن ٹیکنالوجی سے متعلق دیگر خدمات پاکستان میں ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں اور ان شعبوں کا تمام کاروبار کراچی، لاہور اور اسلام آباد جیسے شہروں تک محدود ہے۔ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے باصلاحیت نوجوان ان شعبوں میں تعلیمی قابلیت رکھنے کے باوجود صوبے سے باہر کام کرنے پر مجبور ہیں۔

اس بزنس کو صوبے میں سرمایہ کاری کرنے کی طرف راغب کرنا دور حاضر کی اہم ضرورت ہے۔ اس سے ایک طرف متعلقہ شعبوں میں تعلیم دینے والے اداروں کی افادیت میں اضافہ ہوگا تو دوسری طرف کاروبار کا ماحول بہتر ہوگا، اس سلسلے میں 200 ملین روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے محکمہ سائنس وٹیکنالوجی ایک سادہ، شفاف اور فوری طور پر قابل عمل مصوبہ پر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے سالانہ ترقیاتی پروگرام 10-2009 کا ایک مختصر جائزہ پیش کروں گا۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 10-2009 کا کل ابتدائی حجم 51.26 بلین رپے تھا جبکہ نظرثانی شدہ تخمینہ 46.33 بلین روپے رہا اور اخراجات کی شرح 90 فیصد رہی۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 33.8 بلین روپے رکھے گئے تھے جسکا نظرثانی شدہ تخمینہ 35.6 بلین روپے رہا اور اخراجات کی شرح 104 فیصد رہی۔ اسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 6.6 بلین روپے مختص کیے گئے تھے جبکہ نظرثانی شدہ رقم 4.6 بلین روپے رہی اور اخراجات کی شرح 69 فیصد رہی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 859 تھی، ان میں سے 649 جاری اور 210 نئے منصوبے تھے۔ ان میں مالی سال کے آخر تک 211 منصوبے مکمل ہوئے۔ اس سال 230 منصوبوں کیلئے 16.4 بلین روپے مختص کیے گئے تھے جو کہ مجموعی بجٹ کا 32 فیصد تھا۔

جناب سپیکر! ہمارے منشور میں تعلیم سرفہرست ہے کیونکہ اس کے بغیر انسانی ومعاشرتی ترقی کا تصور ممکن نہیں۔ سال 10-2009 میں تعلیم کے شعبہ میں 91 منصوبوں کیلئے 6.1 بلین روپے مختص کیے گئے جن میں سے 32 منصوبے مکمل ہوئے اور یہ اہداف حاصل کیے گئے:

1) چار ہزار اساتذا کو دوران ملازمت تربیتی کورس کرائے گئے؛

2) پچیس ہزار اساتذہ کو مختلف مضامین میں خصوصی تربیت دی گئ؛

3) ایک سو پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا؛

4) ایک سو ماڈل سکولوں کو ہائی اسکولوں کا درجہ دیا گیا؛
5) ایک سو بیس نئے پرائمری سکول قائم کیے گئے؛
6) تین سو پرائمری سکولوں میں بنیادی ضروریات فراہم کی گئیں؛
7) مختلف اضلاع کے پرائمری و سیکنڈری سکولوں میں دو سو اضافی کلاس رومز تعمیر کیے گئے؛
8) تیس لاکھ طالبات کو وظائف دیئے گئے؛
9) آٹھ سیکنڈری سکولوں کی تعمیر نو کی گئی؛
10) پندرہ کالجوں میں سٹاف و طلباء کی رہائشی عمارات کی تعمیر مکمل کی گئی؛
11) صوبے میں پانچ نئے گورنمنٹ کالجوں کی عمارات کی تکمیل کی گئی؛
12) صوبے میں موجودہ پچیس کالجوں میں اضافی اور بنیادی ضروریات فراہم کی گئیں؛
13) صوبے کے پانچ مختلف کالجوں میں لسانی لیبارٹریوں کا قیام عمل میں لایا گیا؛
14) خواتین کے بارہ سرکاری کالجوں میں ڈے کیئر سنٹر کا قیام اور تیرہ کالجوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

صوبائی حکومت نے صحت کے شعبے میں نمایاں اصلاحات کیں اور سہولیات کے ڈھانچے کو بہتر بنایا۔ سال 10-2009 میں اس شعبے کے 108 منصوبوں کیلئے 4.3 بلین روپے مختص کیے گئے جن میں 17 منصوبے مکمل ہوئے اور یہ اہداف حاصل کیے گئے:

1) ایک ضلعی ہسپتال کو مکمل کیا گیا؛
2) دو 'کیٹگری سی' اور دو 'کیٹگری ڈی' ہسپتالوں کی تعمیر مکمل کی گئی؛
3) پندرہ 'بیسک ہیلتھ یونٹس' کی تعمیر کا آغاز ہوا؛
4) دس 'بیسک ہیلتھ یونٹس' کو 'رورل ہیلتھ سینٹرز' میں تبدیل کرنے کے کام کا آغاز ہوا؛
5) آٹھ 'رورل ہیلتھ سینٹرز' کو 'کیٹگری ڈی' ہسپتالوں میں تبدیل کرنے کے کام کا آغاز ہوا؛
6) تیئیس 'کمیونٹی مڈوائفری سکول' قائم کیے گئے۔

جناب سپیکر! محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین نے ترقیاتی پروگرام کے ذریعے خصوصی افراد، خواتین، بچوں اور معاشرے کے محروم لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے صوبے میں مختلف امدادی منصوبے شروع کیے۔ اس شعبے کیلئے کل 122.5 ملین روپے مختص کیے گئے۔

جناب سپیکر! شاہرات ملک کی سماجی و معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ بہتر ذرائع آمد و رفت کے کئی منصوبوں کو مکمل کیا گیا جبکہ کچھ منصوبے اختتامی مراحل میں ہیں۔ سال 2009-10 میں اس شعبے کیلئے 5.1 بلین روپے مختص کیے گئے جن میں 41 منصوبے مکمل ہوئے اور مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے گئے:

1) 402 کلو میٹر سڑکوں کی تعمیر و کشادگی کا کام مکمل کیا گیا؛
2) 65 کلو میٹر سڑکیں بحال کی گئیں؛
3) 17 پلوں کی تعمیر مکمل کی گئی؛
4) شاہرات کی تعمیر، کشادگی و بحالی سے صوبہ بھر میں تقریباً پندرہ لاکھ افراد کو روزگار مہیا ہوا۔

جناب سپیکر! پینے کا صاف پانی زندگی کی اہم اور بنیادی ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت نے کئی منصوبے شروع کیے جن کا مقصد صوبے بھر میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنا اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کرنا تھیں۔ سال 2009-10 میں اس شعبے کے 26 منصوبوں کیلئے 1.4 بلین روپے مختص کیے گئے جن سے تقریباً تیرہ لاکھ افراد کو پینے کا صاف پانی میسر ہوا۔ ان میں:

1) آب رسانی کے چار سو سات چھوٹے منصوبے مکمل ہوئے؛ اور
2) دو ہزار پریشر پمپس لگائے گئے۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت نے پن بجلی کی استعداد بڑھانے اور اس کو صوبے کے وسیع تر مفاد میں استعمال کرنے کیلئے کئی اقدامات کیے اور اس شعبے کی ترقی کیلئے ایک باضابطہ منصوبہ تیار کیا۔ اس سال 20 میگاواٹ کی مجموعی پیداوار کے پیہور اور شیشی پن بجلی گھر مکمل ہوئے جن سے صوبائی حکومت کو تقریباً پچیس کروڑ روپے کی سالانہ آمدن ہوگی۔ اس کے علاوہ تین منصوبوں کی جائزہ رپوٹوں پر کام مکمل کیا گیا۔ اس شعبے کیلئے سال 2009-10 میں 441 ملین روپے مختص کیے گئے جن میں دو منصوبے مکمل ہوئے۔

زراعت کی ترقی اور آبپاشی کا پائیدار نظام شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ سال 2009-10 میں نئے منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی جاری کاموں کو آگے بڑھایا گیا جن میں نئے ڈیموں کی تعمیر، نہروں کی پختگی،

ٹیوب ویلوں کی تنصیب وغیرہ کے منصوبے شامل تھے۔ موجودہ حکومت نے اس شعبے کیلئے 1.4 بلین روپے مختص کیے جن میں 11 منصوبے مکمل ہوئے اور مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے گئے:

1) پشاور میں آبپاشی اور پینے کے پانی کی فراہمی کے ایک خطیر لاگت کے منصوبے کی ابتدائی جائزہ رپورٹ پر کام کا آغاز ہوا;
2) بائزی ایریگیشن منصوبے کا آغاز کیا گیا جس کی تکمیل سے 25200 ایکڑ اراضی زیر کاشت آئے گی۔

جناب سپیکر! زراعت صوبائی معیشت کا اہم جز ہے۔ اس شعبے کیلئے کل سات سو ستانوے ملین روپے مختص کیے گئے جن میں سات منصوبے مکمل ہوئے اور مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے گئے:

1) چھ ہزار، پانچ سو ایکڑ رقبے پر آبپاشی کے جدید نظام لگائے گیے;
2) تین سو سولہ عدد آبپاشی کے کھالوں کو بہتر بنایا گیا;
3) سو عدد نئے ڈگ ویل لگائے گئے;
4) چھ ہزار، ایک سو ہیکٹر زمین کو زیر کاشت لایا گیا;
5) چھوٹے کاشت کاروں کے سو ایکڑ رقبے کو زراعت کے قابل بنایا گیا;
6) کھجور کے اسی ماڈل باغات لگائے گئے; اور
7) چھیالیس لاکھ حیوانات کا علاج کیا گیا۔

جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے پولیس کے شعبے کو مزید موثر اور فعال بنانے کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے خطیر رقم مہیا کی جس کے تحت محکمہ پولیس نے اپنے جوانوں کو جدید اسلحہ و ساز و سامان سے لیس کرنے کے ساتھ ساتھ صوبہ بھر میں ترسٹھ نئے پولیس تھانوں، لائنز اور پوسٹوں کی تعمیر کا آغاز کیا۔

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا میں غربت کی بڑھتی ہوئی شرح کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے باچا خان پروگرام برائے تخفیف غربت بطور پائلٹ پروجیکٹ صوبے کے دیر بالا، بٹگرام، کرک اور مردان اضلاع میں شروع کیا۔ اس پروگرام کے تحت اس سال 3571 افراد کو مختلف شعبہ جات میں تربیت دی گئی، 110 مختلف شعبہ جات کی سکیموں کو مکمل کیا گیا، 535 زرعی نمائشی پلاٹ لگائے گئے، 1700 دیہی تنظیمیں بنائی گئیں اور 1567 کسانوں کو اعلیٰ قسم کے زرعی بیج فراہم کیے گئے۔

(تالیاں)

متذکرہ شعبوں کے ساتھ ساتھ ضلعی حکومتوں کو بھی ترقیاتی فنڈز کی مد میں 1.35 بلین روپے فراہم کیے گئے۔ ان فنڈز کے علاوہ تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کے ذریعے تمام ممبران اسمبلی کو مجموعی طور پر 1.24 بلین روپے دیئے گئے۔

جناب سپیکر! اب آپ کی اجازت سے میں مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا ایک مختصر جائزہ پیش کروں گا۔

صوبہ خیبر پختونخوا کا نیا سالانہ ترقیاتی پروگرام پر پہلو سے تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ اول، اس بجٹ کو بنانے سے پہلے ہم نے پہلی بار تمام ترقیاتی محکموں سے طویل مشاورت کے بعد ایک Comprehensive Development Strategy مرتب کی۔ دوئم، اس سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم خالصتاً اپنے وسائل پر مبنی ہے جبکہ ماضی میں سالانہ ترقیاتی پروگراموں کے کل حجم میں وفاقی حکومت کے تحت چلنے والے منصوبوں کے تخمینہ جات کو بھی شامل کیا جاتا تھا۔ سوئم، سالانہ ترقیاتی پروگرام کو عمدہ منصوبہ بندی سے مرتب کیا گیا ہے اور اس کی اوسط تکمیل کا دورانیہ یعنی Throw forward، 1.4 سالوں پر محیط ہوگا جبکہ بین الاقوامی میعار کے مطابق یہ اوسط 3 سال ہے۔

جناب سپیکر! سالانہ ترقیاتی پروگرام 11-2010 کا تخمینہ 69.3 بلین روپے ہے۔ ترقیاتی پروگرام میں صوبائی حکومت کا اپنا حصہ 60 بلین روپے ہے جو کہ پچھلے سال کے منظور شدہ تخمینہ 33.8 بلین روپے سے 77 فیصد زیادہ ہے۔ (تالیاں) سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 9.2 بلین روپے کی بیرونی امداد بھی شامل ہے۔ بیرونی امداد میں 4.3 بلین روپے عطیات کی مد میں ملیں گے جبکہ قرضوں کی مد میں 4.9 بلین روپے ملیں گے۔ صوبائی پروگرام 972 منصوبوں پر مشتمل ہے، جن میں 636 جاری اور 336 نئے منصوبے شامل ہیں۔ سال 11-2010 میں سماجی شعبے کی ترقی کو سرفہرست رکھا گیا ہے۔ اس شعبے کیلئے 34.3 فیصد فنڈز مختص کیے گئے ہیں جن میں صحت کیلئے 11 فیصد، تعلیم کیلئے 17 فیصد، تعمیر خیبر پختونخوا کے پروگرام کیلئے 2 فیصد اور فراہمی ونکاسی آب کے شعبے کیلئے 4 فیصد رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ شاہرات کیلئے 14 فیصد، تعمیرات و مکانات 6.5 فیصد، آبپاشی 4 فیصد، زراعت 2 فیصد، جنگلات 1 فیصد، صنعت 4 فیصد اور علاقائی ترقی کیلئے 24 فیصد فنڈز مختص کیے گئے ہیں جبکہ دیگر شعبہ جات کیلئے 20 فیصد فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!   قوموں کا مستقبل اچھی تعلیم سے منسلک ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک حصول علم سے آراستہ نہ ہو۔ اس سال تعلیمی بجٹ میں طلبا کیلئے 30 فیصد جبکہ طالبات کی تعلیم کیلئے 70 فیصد وسائل مختص کیے گئے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبہ سے متعلق منصوبوں پر بھی خصوصی توجہ دینے کی کوشش کی گئی ہے جن کی روشنی میں صوبے کے مختلف اضلاع میں طلباء وطالبات کیلئے نئے کالجز کے قیام کا پروگرام اور پہلے سے قائم شدہ کالجوں میں ضرورت کی بنیاد پر سائنس اور آئی ٹی کی ترویج کیلئے نئے بلاکس کی تعمیر کے کام کو جاری رکھا جائے گا، اس کے علاوہ لینگویج لیبارٹریز بھی قائم کی جائیں گی۔ اس سال ایک Endowment Fund بھی قائم کیا جائیگا جس کے تحت صوبے کے پچاس طالب علموں کو پی ایچ ڈی کی تعلیم کیلئے دنیا کی بہترین جامعات میں بھجوایا جائے گا۔ (تالیاں) مالی سال 2010-11 میں تعلیم کی مد میں بانوے منصوبوں کیلئے مجموعی طور پر 10.2 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 67 فیصد زیادہ ہیں۔ اس شعبہ میں ان اہداف کا حصول ہوگا:

1) چار سو سکولوں میں بنیادی ضروریات فراہم کی جائیں گی;
2) بیس سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر نو کی جائے گی;
3) سو پرائمری اور سو مڈل سکولوں کا درجہ بڑھایا جائے گا;
4) پرائمری سکولوں میں تین سو اضافی کلاس رومز تعمیر کیے جائیں گے;
5) سیکنڈری سکولوں میں تین سو اضافی کلاس رومز تعمیر کیے جائیں گے;
6) ایک سو پچاس ہائی سکولوں کا درجہ ہائیر سیکنڈری تک بڑھایا جائیگا;
7) ایک سو پچیس نئے پرائمری سکول تعمیر کیے جائیں گے;
8) پینتالیس لاکھ طلباء وطالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی جائیں گی; (تالیاں)
9) پانچ لاکھ طالبات کو وظائف دیئے جائیں گے; (تالیاں)
10) صوبے میں دس سے چالیس سال تک کی عمر کے تین لاکھ، بیس ہزار افراد کو خواندہ کیا جائے گا; اور
11) پندرہ نئے کالجز تعمیر کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر! صحت ایک انتہائی اہم شعبہ ہے جس کے ساتھ معاشرے کے ہر فرد کا واسطہ پڑتا ہے۔ صوبائی حکومت اس شعبے کی بہتری اور ایک صحتمند معاشرے کے قیام کیلئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے جن

یونین کونسلوں میں صحت کی بنیادی سہولیات میسر نہیں، وہاں پیپلز کمیو نٹی سنٹرز قائم کیے جائیں گے تاکہ ان علاقوں کے باشندے صحت کی سہولیات سے مستفید ہوں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 11-2010 میں اس شعبے کے ایک سو تیس منصوبوں کیلئے 6.6 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 80 فیصد زیادہ ہیں۔ان منصوبوں کے ذریعے یہ اہداف حاصل کیے جائیں گے:

1) دو سو پیپلز کمیو نٹی سنٹرز قائم کیے جائیں گے ;
2) تین ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی تکمیل کی جائے گی ;
3) تین رورل ہیلتھ سنٹرز کو درجہ ڈی ہسپتالوں میں تبدیل کیا جائے گا ;
4) بارہ اضلاع میں صحت کے انفارمیشن سسٹم کا نفاذ کیا جائے گا ;
5) کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان کے اضلاع میں ایمرجنسی و ایکسیڈنٹ مراکز کا قیام عمل میں لایا جائے گا ; اور
6) سوات اور ایبٹ آباد میں پیرا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ بنائے جائیں گے۔

(تالیاں)

محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین میں اس بات پر توجہ دی جائے گی کہ صوبے میں ایسے منصوبے بنائے جائیں جن سے معاشرے کے غریب و نادار اور خصوصی افراد مستفید ہوں۔ چار اضلاع میں سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پشاور میں معمر افراد کیلئے مرکز اور مصیبت زدہ خواتین کیلئے ہاف وے ہاؤس جبکہ لکی مروت میں یتیموں کیلئے فلاحی مرکز کے ساتھ ساتھ صوبہ بھر میں دستکاری کے پچیس مراکز قائم کیے جائیں گے۔ (تالیاں) علاوہ ازیں صوبے میں صنفی کمیشن کے قیام کے ساتھ امتیازی قوانین کے خاتمے پر کام کیا جائے گا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس بار حکومت نے صنفی اصلاحی پروگرام کیلئے اپنے ترقیاتی پروگرام میں مناسب رقم مختص کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یونیسف کی معاونت سے پشاور، مردان اور صوابی میں بچوں کی حفاظت اور بہبود کیلئے ہیلپ لائن بنائی جائیگی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 11-2010 میں اس شعبے کے کل اکتالیس منصوبوں کیلئے 205 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے اسی فیصد زیادہ ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کا ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال سیاحوں کیلئے ہمیشہ سے پر کشش رہے ہیں۔ صوبے کے سیاحتی اثاثوں کی ترویج و ترقی، کھیلوں کے فروغ و دیگر سرگرمیوں کو ترقی دینے کیلئے موجودہ حکومت نے مربوط حکمت عملی وضع کی ہے، جس کے تحت کھیلوں کے شعبے میں مرد و خواتین کو بہتر سہولیات کی فراہمی، ثقافتی میلوں کا انعقاد، تاریخی عمارات کی تعمیر نو کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اس سال عزیز ڈھیری اور کالاش میں تاریخی و ثقافتی ورثہ کے تحفظ و ترقی پر کام کیا جائے گا۔ ناران سے جھیل سیف الملوک تک چیئر لفٹ کی تنصیب کیلئے ابتدائی جائزہ رپورٹ تیار کرنے کے بعد ترقیاتی کام شروع کیا جائے گا۔ (تالیاں) اس کے علاوہ چارسدہ میں 'خان عبدالولی خان سپورٹس کمپلیکس' کی تعمیر، مردان سپورٹس کمپلیکس میں اضافی سہولیات مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اضلاع میں کھیل کے سٹیڈیم اور میدان بنائے جائیں گے۔ (تالیاں) پشاور میں فیفا کی معاونت سے فٹبال کے کھیل کی ترقی کیلئے سٹیڈیم اور اکیڈمی بنائی جائیں گی۔ اس شعبے کے اڑتیس منصوبوں کیلئے 670 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 101 فیصد زیادہ ہیں۔

صوبائی حکومت، آئین پاکستان کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق و ترقی کیلئے کئی اقدامات کرے گی تاکہ وہ ملک کی ترقی میں فعال اور موثر کردار ادا کر سکیں۔ اس تناظر میں اقلیتی برادری کے ملازمین کی سرکاری رہائش گاہوں کی بحالی اور مرمت کے علاوہ انہیں بنیادی سہولیات دی جائیں گی۔ ترقیاتی سال 11-2010 میں محکمہ اوقاف، حج اور اقلیتی امور کیلئے کل گیارہ منصوبوں کیلئے 78 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 118 فیصد زیادہ ہیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! سڑکوں کی تعمیر کسی بھی علاقے کی سماجی اور معاشی ترقی کیلئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سال صوبے کے تمام اضلاع میں نئی سڑکوں کی تعمیر، موجودہ سڑکوں کی بحالی اور کشادگی کے ساتھ ساتھ نئے پل بھی تعمیر کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ GFID کی معاونت سے دشوار گزار علاقوں میں Steel Bridges بھی نصب کیے جائیں گے۔ ترقیاتی سال 11-2010 میں اس شعبے کے ایک سو تین منصوبوں کیلئے 8.4 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 64 فیصد زیادہ ہیں۔ اس شعبے میں مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے:

1) مختلف اضلاع میں 574 کلو میٹر پختہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی;

2) 271 کلومیٹر سڑکوں پر بحالی کا کام کیا جائے گا;

3) سترہ پل تعمیر کیے جائیں گے ;اور

4) پچاس Steel bridges لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! پشاور شہر کو ترقی اور وسعت دینے کیلئے اس سال بھی شہری ترقی کے شعبہ میں متعدد منصوبوں پر کام جاری رہے گا اور کئی نئے منصوبے جن میں وفاقی حکومت اور NAS کی معاونت سے سدرن بائی پاس کے علاوہ صوبائی ترقیاتی پروگرام کے تحت تہکال سے ورسک روڈ تک سڑک کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پشاور شہر میں سڑکوں کی کشادگی و بحالی کیلئے بھی کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ کے اہلیان پشاور سے وعدے کی روشنی میں رحمان بابا چوک اور گلبہار چوک میں فلائی اوور پل تعمیر کیے جائیں گے (تالیاں) جن سے شہر میں ٹریفک کے مسائل حل ہونے میں مدد ملے گی۔ ترقیاتی سال 11-2010 میں اس شعبے کے بارہ منصوبوں کیلئے 1.3 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 562 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! اس سال مکانات کے شعبہ میں متعدد منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اس شعبہ کے اہم منصوبوں میں مختلف اضلاع میں سرکاری ملازمین کی رہائش گاہوں کی تعمیر کیلئے مزید اراضی کے حصول کے علاوہ نوشہرہ، ایبٹ آباد اور سوات کے اضلاع میں عوام الناس کے رہائشی منصوبوں کیلئے اراضی حاصل کی جائے گی۔ (تالیاں) علاوہ ازیں ایم ون موٹر وے کے قریب جدید شہر کی تعمیر کیلئے جگہ کا انتخاب کیا جائے گا۔ سال 11-2010 میں اس شعبے کے گیارہ منصوبوں کیلئے 2 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

محکمہ تعمیرات صوبے میں سرکاری عمارات کی تعمیر کیلئے مختلف منصوبوں کا اجراء کرے گا جن میں مختلف اضلاع میں پٹوار خانوں اور تحصیل کی عمارتوں کی تعمیر قابل ذکر ہے، اس کے علاوہ صوبے میں ایک جوڈیشل کمپلیکس بھی تعمیر کیا جائے گا۔ اس شعبے کی مد میں کل ترپن منصوبوں کیلئے 1.9 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 126 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! صوبائی حکومت، محکمہ آب رسانی کی ترقی کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے اور اس امر کی کوشش کی جارہی ہے کہ صوبے کے طول و عرض میں ایسے منصوبوں کا جال بچھایا جائے جس سے عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جاسکے۔ ماضی میں دیہی تنظیموں کے اشتراک سے صوبے میں آب رسانی کے

ہزاروں منصوبے شروع کیے گئے تھے جن میں زیادہ تر نامناسب دیکھ بھال کی بدولت ناکارہ پڑے ہوئے ہیں۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام ناکارہ منصوبوں کو محکمہ آب رسانی کے ذریعے فعال بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ صوبے بھر میں بوسیدہ پائپوں کو تبدیل کیا جائے گا تاکہ متعلقہ علاقہ جات کے باشندوں کو پینے کا صاف پانی میسر ہو سکے۔ (تالیاں) علاوہ ازیں پانی کا معیار جانچنے کیلئے جدید لیبارٹریاں بھی قائم کی جائیں گی۔ سال 11-2010 میں اس شعبے کے اٹھائیس منصوبوں کیلئے 2.4 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 66 فیصد زیادہ ہیں۔ اس شعبے میں درج ذیل اہداف حاصل ہوں گے:

1) آب رسانی و نکاسی آب کے سو منصوبے مکمل کیے جائیں گے؛
2) آب رسانی و نکاسی آب کی بحالی کے دو سو پچاس منصوبوں کی تکمیل ہو گی؛ اور
3) پچاس منصوبوں کے تحت صوبے میں بوسیدہ پائپ تبدیل کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر! پن بجلی کی ترقی صوبائی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت خیبر پختونخوا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وفاقی حکومت سے پن بجلی کی مد میں جو اضافی محصولات ملیں گی، وہ زیادہ تر اس شعبے کی ترقی پر صرف کی جائیں گی۔ اس شعبے کو ترقی دینے کیلئے ایک الگ محکمہ کے قیام کے بعد صوبے میں پن بجلی گھروں کی تعمیر کیلئے ایک مربوط ایکشن پلان بنایا گیا۔ اس پلان میں مختصر مدت کے دوران سات منصوبوں کا اجراء کیا جائے گا اور 509 میگا واٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ (تالیاں)
ان منصوبوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے 56 میگاواٹ کی مجموعی پیداوار کے حامل تین اور منصوبوں کی تعمیر کا بھی جلد آغاز ہو گا۔ علاوہ ازیں پندرہ پن بجلی گھروں کی تعمیر کیلئے ابتدائی جائزہ رپوٹس کی تیاری پر بھی کام ہو گا۔ محکمہ توانائی و پن بجلی شمسی توانائی، ہوا اور Solid waste سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں پر مطالعاتی کام شروع کرنے کے ساتھ ساتھ تیل و گیس کی دریافت و پیداوار کیلئے بھی جامع حکمت عملی تیار کر رہا ہے۔ اس سال اس شعبے کے سولہ منصوبوں کیلئے 699 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 59 فیصد زیادہ ہیں۔ علاوہ ازیں ان منصوبوں کیلئے 90 فیصد رقم ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے بھی مہیا کی جائے گی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں بھی محکمہ آبپاشی ایسے اقدامات کرے گا جس سے اس شعبے میں مزید بہتری آئے گی اور ساتھ ساتھ صوبے کی زراعت پر بھی خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ اس سال بھی

جاری کاموں کو مزید آگے بڑھایا جائے گا اور نئے منصوبوں سے جن میں نئے ڈیموں کی تعمیر، قابل عمل منصوبوں کی تیاری، نہروں کی پختگی، ٹیوب ویلوں کی تنصیب، سیم و تھور کے مسائل کے حل، سیلاب سے بچاؤ کیلئے حفاظتی بندوں، وغیرہ کے منصوبے شامل ہیں، جس سے صوبے کی معیشت کو استحکام ملے گا۔ اس شعبے کے ترسٹھ منصوبوں کیلئے 2.4 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 72 فیصد زیادہ ہیں اور ان سے درج ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے:

1) کوہاٹ، کرک، ہری پور، نوشہرہ اور چارسدہ کے اضلاع میں چھ ڈیموں کی تکمیل سے بارہ ہزار، تین سو دس ایکڑ اراضی سیراب ہو گی؛ (تالیاں)

2) ضلع دیر میں بلامبٹ کا منصوبہ مکمل کیا جائے گا جس سے گیارہ ہزار، تین سو ترسٹھ ایکڑ اراضی کو فائدہ ہو گا؛

3) ایک سو تین ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور سولہ لفٹ اریگیشن منصوبوں کی تعمیر سے بارہ ہزار، آٹھ سو پچاس ایکڑ اراضی کو آبپاشی کیلئے پانی مہیا ہو گا؛

4) پچپن عدد Augmentation ٹیوب ویلوں کی تنصیب اور بحالی سے تیرہ ہزار ایکڑ رقبے میں آبپاشی کی بہتر سہولیات حاصل ہوں گی؛ اور

5) چار چھوٹے ڈیموں کی Feasibility reports مکمل کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے زراعت و افزائش حیوانات کی ترقی کیلئے اس سال مختلف منصوبوں کے ذریعے صوبے میں فارم سنٹروں کا قیام، کسانوں کو امور حیوانات و زراعت سے متعلق تربیت اور قرضوں کی فراہمی، کھالوں کی پختگی، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے زرعی زمین کی ہمواری، عمدہ بیجوں کی تیاری و فراہمی جیسی ترقیاتی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں گی۔ اس شعبے کے چوراسی منصوبوں کیلئے 1.2 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 47 فیصد زیادہ ہیں۔ زراعت کے شعبے میں درج ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے:

1) 535 ایکڑ رقبہ کو زرعی پیداوار کے قابل بنایا جائے گا؛

2) 9 ہزار ایکڑ رقبے پر جدید Sprinkler irrigation کا نظام نصب کیا جائے گا؛

3) 5 ہزار ہیکٹر رقبے کو لیزر ٹیکنالوجی کے ذریعے ہموار بنایا جائے گا؛

4) 665 پھلوں کے باغات لگائے جائیں گے؛

5) 80ایکڑ رقبے پر کھجور کے باغات لگائے جائیں گے ;

6) 156 پھلوں کے ماڈل باغات لگائے جائیں گے ;

7) 100 عدد ڈگ ویل / ٹیوب ویل نصب کیے جائیں گے ;

8) 700 پانی کے کھالوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا;اور

9) 2400 موبائل کیمپ برائے حیوانات لگائے جائیں گے ;

جناب سپیکر! پائیدار ترقی کیلئے صنعت کا شعبہ ایک فعال کردار ادا کر سکتا ہے۔ مستقبل میں حکومت تیز تر معاشی ترقی کیلئے صنعتی شعبہ میں کئی اور اقدام اٹھائے گی جن میں پشاور، نوشہرہ، مالاکنڈ اور ایبٹ آباد میں نئی صنعتی بستیاں قائم کی جائیں گی اور مانسہرہ میں گرینائیٹ زون قائم کیا جائے گا۔ اسی طرح صوبے میں موجودہ صنعتی بستیوں کی Modernization کا ایک جامع پروگرام بنایا گیا ہے جس کے تحت ان کو عالمی معیار کے مطابق لایا جائے گا۔ علاوہ ازیں چترال میں فوڈ پراسسنگ یونٹ اور پشاور میں کارپٹ نگر کے منصوبے کو فروغ دیا جائے گا۔ صوبے میں صنعتی شعبے میں تربیت دینے والے مراکز کے قیام کے علاوہ موجودہ مراکز کو بھی اپ گریڈ کیا جائے گا۔ اس شعبے سڑسٹھ منصوبوں کیلئے 2.1 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 78 فیصد زیادہ ہیں۔ شعبہ صنعت کے منصوبوں سے درج ذیل اہداف حاصل ہوں گے:

1) چار اضلاع میں نئے پولی ٹیکنیک ادارے قائم کیے جائیں گے ;

2) چھ اضلاع میں پولی ٹیکنیک اداروں کو اپ گریڈ کیا جائے گا;اور

3) پانچ اضلاع میں طلباء وطالبات کیلئے نئے کامرس کالج قائم کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت کا لائحہ عمل ہے کہ اس صوبے کی معدنی دولت کو سرکاری و نجی سرمایہ کاری کے ذریعے اس طریقے سے بروئے کار لایا جائے جس سے اس صوبے میں ترقی کے عمل کو تقویت ملے گی۔ انہی نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے معدنیات کو ایک الگ محکمہ کا درجہ دیا گیا۔ محکمہ معدنیات اس سال مختلف علاقوں میں معدنی وسائل اور سونے کی Exploration کے علاوہ چترال میں تانبے کا پلانٹ لگانے کیلئے ابتدائی جائزہ رپورٹ تیار کرے گا۔ اسی طرح معدنی ذخائر والے علاقوں میں نجی شعبہ کے اشتراک سے سڑکیں بھی بنائی جائیں گی۔ اس شعبے کے گیارہ منصوبوں کیلئے سال 11-2010 میں 255 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 696 فیصد زیادہ ہیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! صوبے میں آمد و رفت کی حالت زار میں بہتری لانے کیلئے صوبائی حکومت نے ایک علیحدہ محکمہ ٹرانسپورٹ قائم کیا۔ اس محکمہ کے قیام کا مقصد عوام کو آمد و رفت کی محفوظ اور بہتر سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ایک مؤثر نظام کے تحت صوبے میں معاشی ترقی کیلئے اقدامات کرنا بھی شامل ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دس منصوبوں کیلئے کل 501 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 20 فیصد زیادہ ہیں۔ اس شعبے میں اس سال مردان، ڈیرہ اسماعیل خان اور ایبٹ آباد کے اضلاع میں ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کیلئے WETS کے نئے یونٹ لگائے جائیں گے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! جنگلات صوبہ خیبر پختونخوا کا قیمتی اثاثہ اور آمدنی کا اہم ذریعہ ہیں۔ آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کے تمام اضلاع خصوصاً جنوبی اور بارانی علاقوں میں جنگلات کے فروغ، جنگلی حیات کے تحفظ اور مچھلیوں کی پیداوار میں اضافے کیلئے منصوبے شروع کیے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع لکی مروت میں جنگلی حیوانات کا پارک اور ملاکنڈ میں جنگلی حیوانات کا سفاری پارک بھی قائم کیا جائے گا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شعبہ جنگلات کے بانوے منصوبوں کیلئے کل 644 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 37 فیصد زیادہ ہیں جن سے یہ اہداف حاصل کیے جائیں گے:

1) 30 ایکڑ رقبہ پر نرسریاں قائم کی جائیں گی;
2) 6600 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی جائے گی;
3) 2933 ایکڑ رقبہ پر تخم ریزی کی جائے گی;
4) 1020 کلومیٹر سڑکوں کے کناروں پر شجر کاری کی جائے گی; اور
5) 1000 ایکڑ رقبے پر جنگلات کی حد بندی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! ادارہ تحفظ ماحولیات اس سال سرکاری و نجی ہسپتالوں کیلئے Solid waste management کیلئے جائزہ رپورٹس پر کام کرے گا۔ اس کے علاوہ ماحولیاتی تغیر کا ایک مرکز قائم کرے گا تاکہ اقتصادی شعبوں پر مقامی موسمی اثرات کے متعلق مطالعہ کیا جاسکے اور بروقت اقدامات کیے جاسکیں۔ آئندہ مالی سال میں چودہ منصوبوں کیلئے 52 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 30 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! خوراک انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اس ناطے سے حکومت وقت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ صوبے میں اگنے والی اجناس کی حفاظت اور کوالٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کیلئے مناسب اقدامات

کرے۔ حکومت پانچ اضلاع میں خوراک کے گودام تعمیر کرے گی۔ اس شعبے کے پانچ منصوبوں کیلئے 300 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 471 فیصد زیادہ ہیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! موجودہ زمانے میں ذرائع ابلاغ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اسی اہمیت کے پیش نظر آئندہ سال دس 'ایف ایم' ریڈیو اسٹیشن قائم کیے جائیں گے، (تالیاں) ایک ٹی وی سٹیشن قائم کرنے کیلئے فیزیبلٹی رپورٹ بھی تیار کی جائے گی۔ (تالیاں) علاوہ ازیں صحافی برادری کیلئے مردان میں میڈیا کالونی بنائی جائے گی۔ (تالیاں) اس شعبے کے چھ منصوبوں کیلئے 348 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال کی نسبت 1642 فیصد زیادہ ہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی میں لیبر فورس کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مزدوروں کی فلاح و بہبود کا بھرپور خیال رکھے اور ان کو محفوظ ماحول مہیا کرے۔ موجودہ حکومت نے اس اہمیت کے پیش نظر ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا تاکہ وہ مزدور برادری کی بھلائی کیلئے اقدامات کرے اور مزدور بچوں و خواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کے سلسلے میں اصلاحی اقدامات کرے۔ اس شعبہ کے دو منصوبوں کیلئے 32 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! بورڈ آف ریونیو کو اس سال پہلی مرتبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ محکمہ اس سال صوبہ بھر میں سوپٹوار خانوں کی تعمیر کے علاوہ اٹھارہ اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کو Computerize کرنے کے کام کا آغاز کرے گا جس سے محکمہ کا نظام شفاف ہوگا اور عوام الناس کیلئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ علاوہ ازیں پشاور اور ایبٹ آباد کے اضلاع میں نئے محافظ خانوں کی تعمیر اور چار اضلاع میں تحصیلوں کے نئے دفاتر بھی تعمیر کیے جائیں گے۔ اس شعبے کے پانچ منصوبوں کیلئے 170 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! علاقائی ترقی کے پروگرام مربوط ترقی کے نظریے پر چلائے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں کا مقصد ایک جامع منصوبے کے ذریعے مخصوص علاقوں میں مختلف شعبوں کی ترقی و کارکردگی کو اس حد تک بڑھانا ہوتا ہے کہ اس علاقے کے لوگ معاشی و سماجی طور پر استحکام حاسل کر سکیں۔ اس سلسلے میں دو بڑے منصوبے کالاڈھاکہ اور کوہستان علاقائی ترقیاتی پروگرام اپنے اپنے علاقوں میں مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ بلدیات کے شعبہ میں کمیونٹی ترقیاتی پراجیکٹ، شہری ترقی کا پراجیکٹ، آب رسانی و نکاسی آب اور شہریوں کو صاف پانی پہنچانے کے منصوبے صوبہ بھر میں خدمات انجام دیں گے۔ اسی طرح قدرتی آفات سے بچاؤ کا ایک بڑا منصوبہ بھی شروع کیا جائے گا۔ حکومت خیبر پختونخوا شہدائے سوات کی

عظیم قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے،ان کی یاد میں فضاگٹ کے مقام پر ایک پارک اور شاندار یادگار تعمیر کرے گی، (تالیاں) اس کے علاوہ دہشتگردی سے متاثرہ افراد کی بحالی کیلئے ایک ٹرسٹ فنڈ بھی قائم کیا جائے گا۔اسی طرح صوبے میں تین Tax Facilitation Centers قائم کیے جائیں گے جن سے محصولات میں اضافہ ہوگا اور عوام کو سہولت حاصل ہوگی۔اس شعبے کے چھیالیس منصوبوں کیلئے 14.5 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ جات سے 87 فیصد زیادہ ہیں۔اس شعبے میں یہ اہداف حاصل کیے جائیں گے:

1) 62آبپاشی کے منصوبے مکمل کیے جائیں گے؛
2) 84آب رسانی کے منصوبے مکمل کیے جائیں گے؛
3) 520 پھلوں اور سبزیوں کے نمائشی باغات لگائے جائیں گے؛
4) 8چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کیے جائیں گے؛
5) تقریباً دس ہزار لوگوں کو مختلف شعبہ جات میں ہنر سکھایا جائے گا؛
6) 56ہزار حیوانات کی مصنوعی نسل کشی کی جائے گی؛
7) مردان، نوشہرہ اور ملاکنڈ کے اضلاع میں کمیونٹی ہال تعمیر کیے جائیں گے؛

جناب سپیکر! 'باچاخان پروگرام برائے تخفیف غربت' جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ذرائع معاش، زرعی و علاقائی ترقی، چھوٹے قرضہ جات، مختلف ہنروں کی تربیت اور سماجی تحفظ کے اصولوں کے تحت چار اضلاع میں بطور پائلٹ پروجیکٹ ایک موثر کردار ادا کر رہا ہے۔اس پروگرام کے تحت آئندہ سال اٹھارہ سو دیہی تنظیمیں بنائی جائیں گی، گیارہ ہزار لوگوں کو مختلف شعبہ جات میں ہنر کی تربیت دی جائے گی، چار ہزار کسانوں کو عمدہ بیج فراہم کیا جائے گا، چھبیس سو افراد کو چھوٹے قرضہ جات دئے جائیں گے، چار سو آبپاشی و آب رسانی کے چھوٹے منصوبے مکمل کیے جائیں گے اور نو سو بیس پھلوں اور سبزیوں کے ماڈل باغات لگائے جائیں گے۔اس پروگرام کیلئے اس سال 501 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ حکومت نے پولیس کے محکمے میں تاریخ ساز اصلاحات کی ہیں جن کے تحت صوبے کی پولیس نفری میں خاطر خواہ اضافہ، جدید اسلحے و مواصلاتی نظام کی فراہمی، دہشتگردی سے نمٹنے کیلئے مخصوص آلات کا حصول اور نقل و حمل کے ذرائع میں ممکنہ حد تک اضافہ کیا گیا۔اس سال محکمہ پولیس کی مزید ضروریات کو پورا کرنے کیلئے پولیس سیکٹر ڈیویلپمنٹ پروجیکٹ کے دوسرے فیز کا آغاز کیا جائے گا،

جس کیلئے ترقیاتی بجٹ میں کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔اس کے علاوہ محکمہ پولیس اپنے رواں منصوبوں میں سے پولیس تھانوں، پوسٹوں اور لائنز کے تر سٹھ منصوبوں کو بھی مکمل کرے گی۔ سال 2010-11 میں اس شعبے کیلئے 2.5 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 150 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! موجودہ زمانے میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے اور اسی کی بدولت ترقی یافتہ قومیں ایک دوسرے پر سائنسی علوم کے ذریعے سبقت لے جاتی ہیں۔ سائنس وٹیکنالوجی کی جدید روایات کو اپنائے بغیر کوئی بھی صنعت پروان نہیں چڑھ سکتی۔اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ و ترقی کے حصول کیلئے کئی منصوبے شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے جن کے تحت اس سال انسانی وسائل کی ترقی، تعلیمی اداروں میں سائنس وٹیکنالوجی سنٹروں کا قیام، متبادل توانائی کی ٹیکنالوجی، سائنس لیبارٹریوں کے ذریعے تعلیم کی بہتری اور آئی ٹی پارک کا قیام شامل ہے۔اس شعبے کے بائیس منصوبوں کیلئے رواں مالی سال میں 221 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ گزشتہ سال کے تخمینہ سے 40 فیصد زیادہ ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی اپنے حلقہ ہائے انتخاب میں تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کے تحت ترقیاتی کاموں کی نگرانی اور متعلقہ حلقوں میں ترقی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔اس سال اس پروگرام کیلئے 1.24 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔اسی طرح ضلعی حکومتوں کو ترقیاتی پروگراموں کیلئے PFC فارمولے کے تحت 1.5 بلین روپے فراہم کیے جائیں گے جو کہ گزشتہ سال سے 12 فیصد زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا تھا، وفاقی حکومت نے PSDP کے تحت خیبر پختونخوا کے منصوبوں کیلئے خطیر رقم مختص کی ہے جن میں چیدہ چیدہ کچھ یوں ہیں: CRBC First Lift/ Gravity Canal، (تالیاں) سوات اور مردان میں یونیورسٹیوں کا قیام، بنوں اور مردان میں میڈیکل کالجز کی تعمیر، صوبہ بھر میں اٹھائیس چھوٹے ڈیموں کی تعمیر، سوات، چترال، چارسدہ اور لکی مروت میں کیڈٹ کالجز کا قیام، (تالیاں) چترال سے گلگت، بونی، مستوج، شندور اور بوزند تک سڑکوں کی کشادگی اور پختگی، (تالیاں) ایک ہزار پرائمری سکولوں کا قیام، Lining of Water Courses، پشاور میں شہید بینظیر بھٹو ہسپتال کی تعمیر، (تالیاں) پلیئی اور کندل ڈیموں

کی تعمیر، گومل میڈیکل کالج کیلئے بلڈنگ، ڈی ایچ کیو ہسپتال نوشہرہ کی امپرومنٹ، سوات ترقیاتی پیکج، گومل زام ڈیم، نوشہرہ تاکوہاٹ متبادل سڑک، وغیرہ شامل ہیں۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! صوبائی حکومت آئندہ مالی سال کیلئے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگا رہی (تالیاں) تاہم کچھ Procedural Adjustments کی خاطر فنانس بل لانا پڑ رہا ہے، جس کا مختصراً عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

صوبائی حکومت، مرکزی حکومت کیلئے چار فیصد کی شرح سے جائداد کی منتقلی پر کیپٹل ویلیو ٹیکس وصول کرتی آرہی ہے جو قابل تقسیم محاصل کا حصہ بنتا تھا اور صوبے کو اپنا حصہ طے شدہ فارمولے کے مطابق ملتا رہا۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد CVT پر صوبوں کا حق تسلیم کر کے اسے صوبوں کو منتقل کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے (تالیاں) اور یوں یہ ٹیکس اب صوبہ وصول کر کے تمام رقم اپنے پاس رکھے گا۔ اس انتظام کو عملی شکل دینے کیلئے ضروری ہے کہ اس سلسلے میں قانون سازی کی جائے، چنانچہ CVT پرانی شرح سے نافذ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! اشیاء یعنی Goods پر سیلز ٹیکس وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے جبکہ خدمات پر یہی ٹیکس صوبوں کا حق ہے۔ حقیقت میں بعض اہم خدمات بشمول ٹیلی کمیونیکیشن پر وفاقی حکومت سینٹرل ایکسائز Mode میں پہلے ہی سیلز ٹیکس وصول کرتی رہی ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ صورتحال تبدیل ہو چکی ہے اور اب خدمات پر سیلز ٹیکس صوبے لگا سکیں گے اور اس سلسلے میں تمام رقم صوبے کی آمدنی کا حصہ ہوگی۔ صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ خدمات یعنی سروسز کے شیڈول میں تبدیلی لائی جائے تاکہ ٹیلی کمیونیکیشن جیسے منافع بخش خدمات کو بھی صوبائی سیلز ٹیکس کے دائرے میں لایا جاسکے۔ یہاں میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ صوبائی سیلز ٹیکس لاگو ہونے کے بعد خدمات پر سینٹرل ایکسائز Mode میں وفاقی سیلز ٹیکس ختم ہو جائے گا۔ ان تمام گزارشات کے ساتھ سیلز ٹیکس آرڈیننس 2000 کے شیڈول میں ترمیم فنانس بل کے حصے کے طور پر معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

چونکہ وفاقی حکومت Goods پر لاگو سیلز ٹیکس کو 16 فیصد سے بڑھا کر 17 فیصد کر چکی ہے، اسلئے خدمات پر سیلز ٹیکس میں ایک فیصد اضافہ کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر! آج ہم عوام کے کٹہرے میں کھڑے ہیں، ہماری پالیسیوں کی سمت درست اور عوام دوست ہونی چاہیئے تاکہ آنے والی نسلیں ہم پر فخر کر سکیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے حتی

الوسع اپنی کوشش کے مطابق بجٹ 11-2010 کو عوامی امنگوں کا آئینہ دار بنایا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے غریب مگر غیور عوام کی ایسی خدمت کریں کہ ہم نہ صرف عوام کے کٹہرے میں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی سرخرو ہو سکیں۔

میں اس معزز ایوان کے سامنے حکومت کی طرف سے ایک عہد بھی کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اس صوبے کا خزانہ ایک مقدس امانت ہے جس کی ہم نہ صرف حفاظت کریں گے بلکہ اسے احتیاط اور دانشمندی سے خرچ کرنے کی نئی روایت قائم کریں گے تاکہ ہم اپنے موجودہ وسائل میں برکت کا موجب بنیں اور اس میں اضافہ بھی کریں۔

جناب سپیکر! آخر میں میں آپ کا، جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، صوبائی کابینہ اور ایوان کے تمام ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں ہماری رہنمائی کی۔ میں محکمہ خزانہ کے تمام سٹاف ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے گزشتہ دو ماہ دن رات مسلسل کام کر کے اس بجٹ کی تیاری کو یقینی بنایا۔ میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف ممبرز کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ترقیاتی بجٹ بنانے میں ہماری بھرپور معاونت کی۔ اس کے علاوہ میں تمام ڈیپارٹمنٹس کے سٹاف ممبرز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی قیمتی رائے شامل کر کے اس بجٹ کو تیار کرنے میں ہماری مدد کی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور اس معزز ایوان کا شکر گزار ہوں کہ مجھے مالی سال 11-2010 کا بجٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا اور صبر و تحمل سے میری گزارشات کو سنا۔ میں آپ کی اجازت سے 11-2010 کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

خیبر پختونخوا زندہ باد، پاکستان پائندہ باد۔

(تالیاں)

فنانس بل کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Annual Budget for the year 2010-11 stands presented. The Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Province Finance Bill 2010. Honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں صوبہ خیبر پختونخوا فنانس بل 2010 اس معزز ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: جملہ معزز اراکین اسمبلی! سالانہ بجٹ برائے مالی سال 11-2010 کے پیش ہونے کے بعد اب معزز وزیر خزانہ ضمنی بجٹ پیش کریں گے لیکن اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ معزز ممبران کی سہولت اور یاد دہانی کیلئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اگلا مرحلہ بجٹ پر بحث کا شروع ہونا ہے، لہذا وہ معزز اراکین جو بجٹ پر عمومی بحث میں حصہ لینا چاہتے ہوں تو وہ اپنے نام سیکرٹری صوبائی اسمبلی کے پاس پیر مورخہ 14 جون 2010 سے پہلے درج کرائیں تاکہ وقت کے تعین میں اسمبلی سیکرٹریٹ آپ کی بہتر سہولت اور بحث میں زیادہ سے زیادہ وقت مقرر کرنے کا عمل مکمل کر سکے، نیز جو معزز اراکین مقررہ وقت تک اپنا نام درج نہ کرا سکیں تو بعد میں شاید ان کا نام بحث میں شامل کرنا بہت مشکل ہوگا۔ آپ کے تعاون کا شکر گزار ہوں، شکریہ۔

ضمنی بجٹ برائے سال 10-2009 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The Honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa to please present before the House the Supplementary Budget for the year 2009-10. The Honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

آوازیں: کاپیاں تقسیم نہیں ہوئی ہیں، ہمارے پاس کاپیاں نہیں ہیں۔

Mr. Speaker : Just two minutes, wait for one minute, please.

جلدی جلدی تقسیم کریں۔

وزیر خزانہ: ملاؤ شو د رتہ؟

ایک آواز: ایک منٹ جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 10-2009 کا ضمنی بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ مالی سال 10-2009 کا بجٹ پیش کرتے وقت کل صوبائی وصولیات کا تخمینہ

131.357 ارب روپے لگایا گیا تھا جبکہ اخراجات کا تخمینہ 134.423 ارب روپے تھا، اس طرح سے صرف 3.066ارب روپے کا خسارہ بجٹ پیش کرنا پڑا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مطابق کل وصولیات کا تخمینہ 143.687ارب روپے لگایا گیا ہے اور ان وصولیات کے مقابلے میں اخراجات کا تخمینہ 159.032ارب روپے ہیں جو کہ وصولیات کے مقابلے میں15.345ارب روپے زیادہ ہیں، اس طرح سے نظر ثانی شدہ بجٹ میں15.345ارب روپے کا خسارہ ہے۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر قابو پانے کیلئے پولیس میں وسیع تعداد میں بھرتیوں اور دیگر سازوسامان کی خریداری پر اضافی اخراجات کرنے پڑے لیکن ساتھ ساتھ وفاقی حکومت نے وزیراعظم پیکج کے تحت پولیس کیلئے ماورائے بجٹ گرانٹ جاری کی۔ اس کے علاوہ تنخواہ میں اضافہ، IDPsکیلئے وفاقی حکومت سے گرانٹ، بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی وصولی اور اس کو ہائیڈل فنڈ کے ذریعے ہائیڈل پاور پراجیکٹس پر خرچ کرنے سے اخراجات کا تخمینہ میزانیہ سے بڑھ گیا، اسلئے ہمیں ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔

جناب سپیکر! جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے، اس میں مزید اضافہ ہوا اور سال رواں کے اخراجات جاریہ جو 80 ارب روپے تھے، وہ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں بڑھ کر 109 ارب روپے ہو گئے۔

جناب سپیکر! مالی سال10-2009 کا ضمنی بجٹ جو اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کیا جارہا ہے، کا کل حجم35.530ارب روپے ہے، جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

اخراجات جاریہ	30.614ارب روپے
کیپیٹل اخراجات	0.435ارب روپے
ترقیاتی اخراجات	4.481ارب روپے
ٹوٹل	35.530ارب روپے

اخراجات جاریہ کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔	جنرل ایڈمنسٹریشن	357ملین روپے
2۔	ریونیو اینڈ سٹیٹ	4217ملین روپے
3۔	محکمہ داخلہ	843ملین روپے

4۔	پولیس	8040ملین روپے
5۔	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	412ملین روپے
6۔	صحت	1021ملین روپے
7۔	شاہرات وعمارات کی تعمیرومرمت	435ملین روپے
8۔	آبپاشی	247ملین روپے
9۔	ٹیکنیکل ایجوکیشن اور افرادی قوت	153ملین روپے
10۔	حکومتی سرمایہ کاری	9999ملین روپے
11۔	ڈسٹرکٹ نان سیلری	194ملین روپے
12۔	ڈسٹرکٹ سیلری	3693ملین روپے
13۔	متفرق	1003ملین روپے
	کل میزان	30,614ملین روپے

جناب سپیکر! سال رواں کے دوران فراہم کی گئی اضافی رقوم کی چیدہ چیدہ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

1) IDPs کیلئے 1250 ملین روپے نقد معاوضہ کی فراہمی اور 2000 ملین روپے وفاقی حکومت کی طرف سے خصوصی گرانٹ فراہم کیے گئے۔ اس کے علاوہ 835 ملین روپے IDPs کیلئے وفاقی گرانٹ کی بحالی اور 131 ملین روپے قدرتی آفات کیلئے فراہم کیے گئے ہیں۔

2) رواں سال محکمہ پولیس میں 2103 نئی آسامیوں کی تخلیق کیلئے 165 ملین روپے خالص صوبائی وسائل سے تنخواہ کیلئے فراہم کیے گئے ہیں۔

3) وفاقی حکومت کی طرف سے امن وامان کی بہتری کیلئے وزیراعظم پیکج کے تحت محکمہ پولیس میں 14975 نئی آسامیوں کی تخلیق، گولہ بارود، ٹرانسپورٹ اور دیگر اشیاء کی خریداری کیلئے 7638 ملین روپے مہیا کیے گئے ہیں۔

4) وفاقی حکومت کی طرف سے وزیراعظم پیکج کے تحت 229.750 ملین روپے اور صوبائی وسائل سے 359 ملین روپے بم دھماکوں کے متاثرین کیلئے فراہم کیے گئے۔

5) جنرل ایڈمنسٹریشن میں 101.859 ملین روپے تنخواہوں میں اضافے، 70 ملین روپے اضافی رقم بجلی کے بلوں کی ادائیگی اور گاڑیوں کی خریداری کیلئے فراہم کی گئی ہے۔

6) ضلعی حکومتوں کو 3692.551 ملین روپے کی اضافی گرانٹ تنخواہوں میں اضافے اور نئی آسامیوں کی تخلیق کیلئے فراہم کی گئی ہے۔

7) ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کیلئے 412 ملین روپے نئی آسامیوں کی تخلیق، ٹرانسپورٹ اور مشینری کی خریداری وغیرہ کیلئے فراہم کیے گئے۔

8) محکمہ صحت میں 1020.579 ملین روپے دوائی اور ضروری آلات کی خریداری، 484 نئی آسامیوں کی تخلیق اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید ہسپتال پشاور کی تعمیر کیلئے زمین کی خریداری کیلئے فراہم کی گئی ہے۔

9) ملازمین کی تنخواہوں میں 20 فیصد سکیل 1 سے 16 اور 15 فیصد 17 اور اوپر کے سکیل والوں کی عبوری ریلیف اور نئی آسامیوں کی تخلیق وغیرہ کی مد میں 5 ارب روپے کا اضافہ کیا گیا۔

10) اس کے علاوہ پولیس شہداء کو معاوضہ کیلئے 351 ملین روپے اور دوران سروس فوت ہونے والے اہلکاروں کے ورثا کیلئے 140 ملین روپے بھی ادا کیے گئے ہیں۔

11) پن بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں وفاقی حکومت کی طرف سے 10 ارب روپے کی ادائیگی پر ہائیڈرل پاور پراجکٹ کی تعمیر کرنے کیلئے سرمایہ کاری کی گئی۔

جناب سپیکر! سال رواں کا کل ترقیاتی بجٹ 51.157 ارب روپے تھا جو نظرثانی شدہ بجٹ میں کم ہو کر 46.331 ارب روپے رہ گیا، اس کے باوجود ضمنی بجٹ اسلئے پیش کیا جارہا ہے کہ مختلف مدوں میں مرکزی حکومت کی طرف سے مالی سال کے دوران فنڈز موصول ہوئے یا صوبائی سکیموں کو مکمل کرنے کیلئے مختص شدہ رقوم سے زیادہ رقوم فراہم کی گئیں، ان کی تفصیل اس طرح سے ہے:

I	بیرونی امداد کے تحت مرکز سے تعلیم کیلئے موصول رقم	1.541 ارب روپے
II	صوبائی سکیموں کو مکمل کرنے کیلئے اضافی رقم	2.840 ارب روپے
	ٹوٹل	4.481 ارب روپے

جناب سپیکر! میں سپلیمینٹری بجٹ سٹیٹمنٹ برائے مالی سال 10-2009 بغرض منظوری اس معزز ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری بجٹ تقریر صبر و تحمل سے سنی۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Supplementary Budget for the year 2009-10 stands presented. The sitting is adjourned till 3.00 PM of Tuesday evening, the 15th June, 2010. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ **15** جون **2010** سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)